7-8-2020

Name - Adil Rashid

Assist. Professor (Urdu), RN COLLEGE, HAJIPUR

موضوع - روشنی کی رفتار، قرۃ العین حیدر۔ ایک تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

Topic - Roshni ki raftaar by Quratulain Haider - A critical and analytical study.

For MA students

Scanned with CamScanner

روشنی کی رفتار ـ قرۃ العین حیدر

"روشنی کی رفتار" قرۃ العین حیدر کے افسانوں کا چوتھا مجموعہ ہے۔ اسے ایجوکیشنل بک ہاؤس نے ۱۹۸۲ء میں شائع کیا تھا۔

"روشنی کی رفتار" کو بالعموم لوگ ایک سائنس فکشن مانتے ہیں۔ جبکہ یہ وقت کا افسانہ ہے۔ وقت جو زمان و مکان کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔ دراصل یہ عصر حاضر کی نئی روشنی پر ایک کاری طنز ہے۔ اس میں ٹائم مشین Time machine کی فنتاسی Fantasy یا تخیل کی تکنیک کا استعمال ہوا ہے۔ انسان اپنے شعور اور لاشعور کی بنا پر ہزاروں سال قبل کے زمانے کو دیکھ سکتا ہے اور آنے والے واقعات کو بھی محسوس کر سکتا ہے۔

افسانہ کی ہیروئن ڈاکٹر پدما کرشن جو سائنس کی طالبہ ہے ایک روز دفتر سے گھر لوٹتے وقت یکایک راستے میں ایک ٹائم مشین سے ٹکرا جاتی ہے۔ وہ تجسس کے مارے اس میں بیٹھ جاتی ہے اور بٹن دبا کے 1315 ق م قبل مسیح میں مصر Egypt پہنچ جاتی ہے۔ وہاں اس کی ملاقات ایک مصری شخص لوٹش سے ہوتی ہے جس کے ساتھ وہ واپس

اپنے وقت میں لوٹ آتی ہے۔ قدیم مصری جب عصر حاضر کی شریفانہ

تہذیب کا لطف اٹھاتا ہے تو بے زار ہو جاتا ہے اور اپنے وقت اور ملک

لوٹ جانا چاہتا ہے۔ جانے سے پہلے وہ آج کی دنیا اور اس کے

تہذیب و تمدن پر تیکھا طنز کرتا ہے۔

وہ ہر زمانہ ہے۔ اس میں کرنے سے ہو جاتا ہے کہ یہ ہر لگے

پہلے ہے۔" اس نے ہلکی سے کہا اور پھر ٹیلیویژن کھول دیا

جزیرے میں دنیا بھر میں ہوا جنگ اور مذہبی اور نسلی

فسادوں کے مناظر دکھائے جا رہے تھے۔"

جنگ کی تباہ کاریوں سے کون واقف نہیں۔ مصنفہ نے اپنی بیشتر

تخلیقات میں اس کو موضوع بنایا ہے۔ یہاں بھی کوشش اس کا

ذکر کرتا ہے۔

وہ ان لوگوں میں خوف اور دہشت نہ پھیلائے۔ خدا اس

Scanned with CamScanner

کی سزا دے گا ۔ جو شخص تنہا ہے سارے کائنات اور سارا اقتدار
میرا ہے اگر وہ ٹھوکر کھا کر گر بھی پڑتا ہے ۔ ہمیشہ ہیبت
شرم میں سکونت رکھو ۔ دینے والا خدا ہے ۔ بندہ یہ نہ
سمجھے کہ وہ خود کچھ حاصل کر سکتا ہے اور خبردار ۔ الفاظ کے
ذریعے بھی فساد نہ پھیلاؤ گے

یہ ثابت کرنے کی کوشش ہے کہ دنیا کے کسی بھی مذہب کا سربراہ
ظلم، جبر اور دہشت کی تعلیم نہیں دیتا ۔ دنیا کا ہر مذہب
امن و آشتی کا پیغام دیتا ہے ۔

مندرجہ بالا اقتباس ملاحظہ کریں

دو ـــ روشن تمہیں جلاوطن کریں گے ۔ تم سارے دنیا میں مارے
مارے پھرو گے ۔ پھر کوئی تین ہزار سال اور ولادت مسیحؑ
انیس سو اڑتالیس برس بعد تم اس کنعان میں نئی

حکومت قائم کر رکھتے اور جس طرح انہی کو دوسری قوموں نے جلا وطن کیا تھا ہم عربوں کو ان کے وطن سے نکال دو گے"

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ جس قوم کو بھی غلبہ حاصل ہوتا ہے وہ مفتوح قوم کو جلا وطن کر دیتا ہے۔ آج فلسطین کے مہاجر در بدر پھر رہے ہیں۔ اسرائیل نے ان کی زمین پر قبضہ کر لیا ہے اور یہودیوں نے عربوں کو نکال پھینکا ہے۔ قوموں کا عروج و زوال کیوں ہوتا ہے؟ یہ سب کیا کھیل ہے۔

"ہم اپنے وقت سے آگے یا پیچھے نہیں جا سکتے۔ اپنے اپنے دور کی آزمائشیں سہنا ہمارا مقدر ہے۔ ہم تاریخ کو آگے یا پیچھے نہیں سرکا سکتے۔ کاش ۔۔۔ وہ سب ہوتا جو نہ ہونا چاہیے تھا۔"

وقت کا کام حال ماضی اور مستقبل کی دیواروں پر کندہ کرنا ہے۔ وقت ایک تجربہ ہے۔

Scanned with CamScanner

لوٹ جب نئی دنیا کی جھلک چھوڑ دیتا ہے الگ ہو جاتا ہے اور ہنستا جاتا

ہے لوٹ جاتا ہے۔

" شاید مجھے سوا تین ہزار سال بعد تم کتنے مہذب ہو گئے ہو ہم نے

اسرائیل پر ظلم ڈھائے تھے اور اشور سے لڑتے تھے

تم سب ایک دوسرے کے ساتھ بے انتہا پیار محبت سے رہتے

ہو گے ہمارے زمانے میں ہمیشہ تھے تمہارے حکمران فرشتے

ہوں گے ہم موت سے ڈرتے تھے تم موت کے خوف سے آزاد ہو چکے

ہو گے تم عالیشان مقبرے نہیں بناتے ہو گے مردے پرستش نہیں کرتے

نوحے نہیں لکھتے، شعر و شاعری بھی ترک کر چکے ہو گے تمہارے

فلسفے، مذاہب، اختلافات، تعصبات، تمہارے دلوں میں دلوں کی

نظریہ تثلیث اور وحدانیت، یہ وہ سب عین سائنٹیفک، تمہارے

جنگیں بھی منصفانہ پر مبنی ہوں۔ تمہارا ایمان کامل ہو گا ہم بھی خالص انسانی

دوستی رہے گا — تمہاری روشنی کی رفتار، واقعی تیز ہے۔ "

Scanned with CamScanner

اس سے ظاہر ہے کہ دنیا آج بھی ویسی ہے لیکن صورتیں بدل گئی ہیں۔

آخری حصے میں مصنف نے جو حقیقت بیان کی ہے اس کی تردید ممکن نہیں۔ ہر نسل کو اپنا زمانہ اچھا لگتا ہے وہ اسے پسند کرتا ہے، یاد کرتا ہے اسے واپس پانا اور لانا چاہتا ہے۔ لیکن نہ ہی زمانہ پلٹ سکتا ہے اور نہ ہی انسان واپس جا سکتا ہے۔ یعنی ہر حال میں انسان مجبور اور لاچار ہے۔

صرف ایک قوت ہے جو ہر شے پر حاوی ہے اور انسان کو احساس دلاتی ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔

اپنے انداز بیان، پلاٹ، تجسس اور کردار نگاری کے لحاظ سے یہ افسانہ قرۃ العین حیدر کے شاہکار افسانوں میں سے ایک ہے۔ ان کے موضوعات ہر دور پر منطبق ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner